سوال

(306)اصل بقاء طہارت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب انسان وضو کرے اور کچھ وقت گزرنے کے بعد نماز کا وقت ہوجائے اور وہ بھول جائے کہ وہ طاہر ہے یا نہیں تو کیا اس کےلئے وضوء کرنا لازم ہے؟اس صورت حال میں وہ کس بات پر بنیاد رکھے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان وضو کرے اور کامل وضوء کرے تو وہ حالت طہارت میں ہی ہوگا خواہ کتنا وقت گزر جائے اور اگر اسے وضوء کے ٹوٹنے کے بارے میں شک ہو تو اس شک کے بارے میں کوئی التفات نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اسے یقین یعنی طہارت پر بنا کرنا ہوگی۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس کے راوی عبداللہ بن زید ہیں۔ کہنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے شکایت کی کہ اسے خیال آتا ہے۔کہ وہ نماز میں کوئی چیز محسوس کررہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لا ينصرف حتی يسمع صوتا او يجد ريحا» (صحيح بخاري ح:١٧٧)

''اس وقت تک کوئی شخص نماز سے نہ پھرے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ کرے۔''

اس حدیث کی بنا پر ہم یہ کہتے ہیں کہ جب وضوء پر ایک وقت گزر جائے اور اسے شک ہو کہ اس کا وضوء برقرار ہے یا ٹوٹ گیا ہے۔ تو اسے چاہیے کہ اس صورت میں نماز پڑھ لے۔اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اصل بقاء طہارت ہے۔ (شیخ ابن عثیمینؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر304